روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۲/۷۷ | جمعرات۔ ۲۱۔ جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ، ۱۷، فتح ۱۳۷۱ہش، ۱۷، دسمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۸۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جو شخص سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص سے اللہ تعالےٰ کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ یہ یقینی اور سچی بات ہے کہ جو خدا کے ہوتے ہیں خدا ان کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک میدان میں ان کی نصرت اور مدد کرتا ہے بلکہ ان پر اپنے اس قدر انعام و اکرام نازل کرتا ہے کہ لوگ ان کے کپڑوں سے بھی برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ جو دعا سکھائی ہے تو یہ اس واسطے ہے کہ تا تم لوگوں کی آنکھ کھلے کہ جو کام تم کرتے ہو دیکھ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہؤا ہے۔ اگر انسان ایک عمل کرتا ہے اور اس کا نتیجہ کچھ نہیں تو اس کو اپنے اعمال کی پڑتال کرنی چاہیئے کہ وہ کیسا عمل ہے جس کا نتیجہ کچھ نہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صٓ ۳۸۷)

مکرم مولوی اسماعیل منیر صاحب ثاقی مربی سلسلہ ایڈیٹر مصباح انتقال کر گئے

احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم مولوی محمد اسماعیل منیر ثاقی صاحب ایڈیٹر ماہنامہ مصباح اچانک دل کا دورہ پڑنے سے ۱۵۔ دسمبر کو انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر پچاس سال تھی۔

مکرم مولوی صاحب معمول کے مطابق دفتر گئے جہاں سے تھوڑی دیر کے لئے اُٹھ کر گھر تشریف لے گئے۔ ان کی بیگم صاحبہ اپنے لئے دوائی حاصل کرنے ہسپتال گئی ہوئی تھیں۔ وہ واپس آئیں تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ جب بار بار کھٹکھٹانے پر نہ کھلا تو ہمسایہ کے ایک بچے کو دیوار پھلانگ کر اندر بھیجا۔ جس نے دروازہ کھولا اس وقت تک مولوی صاحب موصوف انتقال کر چکے تھے۔ تاہم انہیں ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں ڈاکٹروں نے ان کی وفات کی تصدیق کر دی۔ اگلے روز مورخہ ۱۶۔ دسمبر کو مکرم مولوی اسماعیل منیر ثاقی صاحب کا جنازہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں دن کے ساڑھے دس بجے پڑھایا جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ جہاں پر محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (وقف عارضی) نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے مکرم مولوی صاحب کے درجات بلند کرے اور ان کی غمزدہ بیوہ اور دیگر اعزّہ کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

ذکر الٰہی اور عبادت دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے (۔) اے سکون کے متلاشیو، سنو! تمہیں کہیں طمانیت نہیں ملے گی سوائے کہ تم اپنے ربّ کے ذکر میں محو ہو جاؤ۔ اور اللہ کی یاد شروع کر دو۔ اب اللہ کی یاد سے کیسے طمانیت حاصل ہو، اس مضمون کو خدا تعالیٰ نے مختلف رنگ میں بیان فرمایا ہے (۔) اسکی بہت تفصیل ملتی ہے کہ اس سے مراد محض ایک ایسا فکر نہیں ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسان منہ سے اللہ اللہ کہنا شروع کر دے اور پھر سمجھے کہ اس کا دل تسکین پا جائیگا اور طمانیت حاصل کر لیگا۔ بلکہ اس کے پیچھے ایک گہرا فلسفہ کارفرما ہے (۔) ذکر الٰہی اور عبادت دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ جب تک انسان خدا کا عبد نہ بنے اس وقت تک اسے ذکر الٰہی کی توفیق ہی نہیں مل سکتی ان دونوں چیزوں کا آپس میں ایک گہرا تعلق ہے۔ اس (۔) میں وہ ذکر الٰہی مراد ہے جو "عبد" کا ذکر ہو یعنی خدا کے ان بندوں کا ذکر ہو جن کو خدا تعالیٰ اپنی اصطلاح میں "عبد" شمار کرتا ہے وہ کن کو شمار کرتا ہے۔ وہ کون ہیں کہ جب وہ اس مقام پر فائز ہو جاتے ہیں تو پھر ان کا ذکر الٰہی کرنا ان کے لئے موجب تسکین بن جاتا ہے۔ ان کے متعلق (۔) فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب یہ مر رہے ہوتے ہیں تو بستر مرگ پر ان کو یہ آواز سنائی دیتی ہے (۔) کہ اے میرے بندو! تم اس دنیا میں مجھ سے راضی ہو کر رہے۔ میں تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ جب تم مجھ سے راضی ہو گئے تھے تو تم مرضیہ بھی بن گئے۔ یعنی میں بھی تم سے راضی ہو گیا اور اسی کا نام عبودیت ہے۔ فرمایا۔ اس حالت کے بعد ہم تمہیں یہ خوشخبری دیتے ہیں (۔) کہ اب تم حق رکھتے ہو کہ میرے بندے

باقی صٓ ۷ پر

درخواست دعا

مکرم آغا سیف اللہ صاحب ناظم دار القضاء لکھتے ہیں کہ:

مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب واقف زندگی حال لندن کے سر کا اپریشن بروز جمعہ ہوا ہے۔ اس وقت آپ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ طبیعت روبصحت ہے۔ محترم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب اس وقت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے

○ لندن سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب پریس سیکرٹری احمدیہ جماعت انگلستان کے دل کا اپریشن ہوا ہے جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

سانحہ ارتحال

مکرم نذیر احمد صاحب سولنگی دار الرحمت وسطی ربوہ دل کا دورہ پڑنے سے مورخہ ۱۵۔ دسمبر ۱۹۹۲ء کو رات ۱۱ بجے وفات پا گئے۔ انکی عمر ۶۹ سال تھی۔ انہیں شام ½ ۵ بجے دل کا دورہ پڑا ہسپتال لے جایا گیا جہاں دوسرا دورہ پڑا جس سے جانبر نہ ہو سکے۔ آپ سالہا سال کویت میں آئل کمپنی میں ملازم رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ آ گئے۔ جماعتی خدمات اور مالی قربانیوں میں آگے آگے رہتے۔ عبادت آپ کی روح کی غذا تھی۔ احباب سے انکی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

آج کے شمارہ کے صٓ ۳ سے صٓ ۶ تک غلطی سے تاریخ ۱۶۔ درج ہو گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷۔ فتح ۱۳۷۱ ہش ۱۷۔ دسمبر ۱۹۹۲ء

انسان فانی ہے

"کل تو وہ بھلے چنگے تھے۔ انہیں کیا ہوگیا"۔ کسی کی موت پر۔ اور خاص طور پر اچانک موت پر یہ فقرے سننے میں آتے ہیں۔ حالانکہ کل کی کیا بات ہے انسان کا تو ایک لمحہ کے لئے بھی علم نہیں کہ اسے کیا ہو جائے گا۔ موت سب سے یقینی بات ہے اور ہم اپنے ارد گرد لوگوں کو اس دنیا سے کوچ کرتے دیکھتے ہیں۔ جنازوں میں بھی شرکت کرتے ہیں اور پھر بھی یوں لگتا ہے کہ سب سے زیادہ یہی بات بھول جاتے ہیں۔ آج کوئی گیا ہے کل ہماری باری ہے۔ اور کل باری آنے کا بھی کون کہہ سکتا ہے۔ اب سے ایک لمحہ بعد کون ہوگا۔ اور کون نہیں ہوگا۔ یہ کسے معلوم۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ زندگی ایک سفر ہے۔ اور ہم میں سے ہر مسافر کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے یوں ٹکٹ تھما دی ہوئی ہے کہ اسے اس بات کا علم نہیں کہ اس پر کس سٹیشن کا نام لکھا ہوا ہے۔ لیکن جونہی وہ سٹیشن آتا ہے جو اس کے ہاتھ کی ٹکٹ پر تحریر ہے۔ وہ اتر جاتا ہے۔ یہ ہے اس کی موت۔ اس کے سفر کا انجام۔ کسی کا سٹیشن کون سا ہے اور وہ کب آئے گا۔ کسی کو معلوم نہیں۔ نہ آئے تو پہروں نہ آئے۔ دنوں نہ آئے۔ مہینوں نہ آئے سالوں نہ آئے اور آنے لگے تو ایک لمحہ میں آ جائے۔ ادھر اس کے دل میں سٹیشن کا خیال آئے اور ادھر وہ گاڑی سے اتر جائے اور اس کا سفر ختم ہو جائے۔

ہم لمبے چوڑے پروگرام بناتے ہیں اور یہ کوئی بری بات بھی نہیں ہے۔ آخر انسان زندگی کی امید پر یہ سب کچھ کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی بات بری ہے تو وہ یہ ہے کہ وہ یقین کر بیٹھے کہ یہ تمام کام مکمل کر لے گا۔ اور اگر تمام کام مکمل کرنے سے پہلے بلاوا آ جائے تو حسرت سے پریشانی کا اظہار کرے۔ کام تو ہمیں سارے کرنے چاہئیں۔ بڑے بڑے پروگرام بنائے جائیں اور ان کی تکمیل کے لئے سب کچھ کر گذرنا چاہیئے۔ سب کچھ جس کی اجازت ہے۔ لیکن یہ ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا چاہے گا تو یہ کام ہوں گے ورنہ نہیں اور ہمیں ہمہ وقت اس بات کے لئے تیار رہنا چاہیئے کہ اپنے کام چھوڑ چھاڑ کر اللہ کے حضور حاضر ہونے میں ایک گونہ راحت محسوس کریں گے۔ ایسا کرنے کے لئے اگر ہم اپنی زندگی کے ہر کام کو زندگی کا آخری کام سمجھ کر کریں تو کتنا اچھا ہو۔ کام بھی اچھا ہو اور حسرت بھی نہ رہے۔

گواہی کے لئے آئے ہو تو یہ بات بھی سن لو
عدالت کے کٹہرے میں اگر تم جھوٹ بولو گے
اگر منصف سے تم سچی گواہی کو چھپاؤ گے
تو تم کردار کو اپنے فقط کیچڑ میں رولو گے

ابوالاقبال

چمن میں کہو نا شگفتہ کلی سے
بڑی شئے ہے دنیا میں عفّت کسی کی

کبھی شوخ نظروں نے آواز دی تھی
کبھی ہو گئی تھی عنایت کسی کی

مصیبت ہی جھیلی نہ غم جس نے دیکھا
وہ کیا جانتا ہے مصیبت کسی کی

کئے ہر قدم پر نگاہوں نے سجدے
ادا کی ہے یوں بھی عبادت کسی کی

تمنّا کے پھولوں سے آغوش بھر لوں
ملے کاش مجھ کو اجازت کسی کی

ہے کثرت یہاں فیضؔ جلووں کی لیکن
عیاں ہے بصیرت پہ وحدت کسی کی

فیضؔ چنگوی

محترم مولوی محمد اسماعیل منیر ثانی صاحب

مکرم مولوی محمد اسماعیل منیر ثانی صاحب ۱۴ اگست ۱۹۴۲ء کو بدوملہی میں پیدا ہوئے ان کے والد محترم کا نام مولوی محمد ابراہیم صاحب تھا۔ آپ نے میٹرک مولوی فاضل اور جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ آپ اردو عربی اور انگریزی کے علاوہ مشرقی افریقہ کی زبان سواحیلی بھی روانی سے بولتے تھے۔ آپ نے فروری ۱۹۶۲ء میں اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی۔ اگست ۱۹۷۰ء میں آپ نے عملی میدان میں خدمت دین کا آغاز کیا۔ اس طرح سے آپ کو ۲۲ سال تک خدمت دین کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ ٹوبہ ٹیک سنگھ، ننکانہ صاحب، چک نمبر ۸۸ ج ب سرشمیر روڈ میں مربی سلسلہ رہے اپریل ۱۹۷۲ء میں آپ کو تنزانیہ مشرقی افریقہ بھجوایا گیا۔ جہاں آپ ستمبر ۱۹۸۰ء تک خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۹۸۰ء کے بعد نظارت اصلاح وارشاد (وقف عارضی) میں خدمت دین پر مامور تھے۔ جون ۱۹۸۷ء میں آپ کو ماہنامہ مصباح کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ جو فریضہ آپ نے تادم آخر انجام دیا۔ اس طرح سے آپ کو ساڑھے پانچ سال تک احمدی خواتین کے اس رسالہ کی ادارت کا موقع ملا۔ آپ خوش مزاج سادہ طبع نیک فطرت تھے۔ ماہنامہ مصباح کی ادارت کے دور میں آپ پر راہ مولا میں کئی مقدمات بنے۔ جن کی تاریخیں بھگتنے کے لئے عدالت میں اکثر جانا پڑتا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کے درجات بلند کرے اور لواحقین خصوصاً آپ کی بیوہ کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول فرماتے ہیں
کیا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو اسباب کو مہیا نہیں کرتا اور وہ انسان تو بہت ہی بدقسمت ہے جس کو اسباب میسر ہوں لیکن وہ ان سے کام نہ لے۔
(خطبات نور جلد اوّل صہ ۷۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تلقینِ عمل

خطبہ فرمودہ ۳ر فروری ۱۹۳۸ء میں دیگر امور کے علاوہ فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نکتہ سمجھانے کے لئے اور یہ بتانے کے لئے کہ بعض چیزوں کی تکمیل وقت کے ساتھ مفید ہوتی ہے۔ اپنے کاموں کے لئے بھی مختلف اوقات مقرر کر دیئے ہیں۔ بعض نادان اعتراض کیا کرتے ہیں کہ جب خدا (ہو جا اور ہو گیا) کہنے والا ہے تو اس کے لئے یہ کیا مشکل ہے کہ وہ ایک سیکنڈ میں تمام کام کر لے۔ یہ درست ہے کہ خدا اگر چاہے تو ایک سیکنڈ میں ہی تمام کام کر لے لیکن اگر خدا ایک سیکنڈ میں تمام کام کر دیتا تو انسان میں استقلال کا مادہ پیدا نہ ہوتا اور اس کے سامنے کوئی ایسی مثال نہ ہوتی جس سے وہ سمجھ سکتا کہ استقلال کیا چیز ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو دیکھو کوئی کام ایسا ہے جو وہ بیس اکیس دن میں کرتا ہے۔ مثلاً مرغی کے بچے پیدا کرنے کے لئے ۳ ہفتے کافی ہوتے ہیں۔ پھر کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جن کو وہ چھ مہینے میں کرتا ہے جیسے بکری کا بچہ ہے اس کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ چھ مہینے لگا دیتا ہے۔ پھر کچھ کام ایسے ہیں جن کو وہ نو مہینے میں کرتا ہے جیسے انسان کا بچہ ہے۔ اس کام کو وہ نو مہینے میں کرتا ہے۔ پھر کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جو سال چاہتے ہیں۔ جیسے گھوڑی کا بچہ ہے کہ وہ سال میں پیدا ہوتا ہے۔ کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جو پانچ دس بلکہ بعض بیس سال میں مکمل ہوتے ہیں جیسے پھلدار درخت ہیں۔ کوئی ان میں سے تین چار سال میں پھل دیتا ہے کوئی سات سال میں پھل دیتا ہے کوئی دس سال میں پھل دیتا ہے کوئی پندرہ سال میں پھل دیتا ہے۔ گویا یہ کام خدا تعالیٰ کئی سالوں میں جا کر کرتا ہے۔ اسی طرح وہ اپنے اوقات کی لمبائی کو بڑھاتا چلا گیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض کام اللہ تعالیٰ لاکھوں سالوں میں کرتا ہے جیسے پتھر کا کوئلہ ہے۔ پہلے عام طور پر لوگ پتھر کے کوئلے سے واقف نہیں ہوتے تھے۔ مگر اب تو دیہات میں بھی مشینیں لگ جانے کی وجہ سے گاؤں کے لوگ بھی پتھر کے کوئلے سے واقف ہو گئے ہیں۔ اور چونکہ پتھر کے کوئلے کے استعمال میں خرچ کی کفایت ہوتی ہے اس لئے کئی لوگ پتھر کا کوئلہ استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔ اب یہ پتھر کا کوئلہ انہی درختوں سے بنا ہے جن کی لکڑیاں کاٹ کاٹ کر جلائی جاتی ہیں۔ مگر یونہی نہیں بلکہ کئی لاکھ سال تک یہ درخت زمین میں دفن رہے اور کئی لاکھ سال تک زمین میں دفن رہنے کے بعد یہ درخت پتھر کے کوئلہ کی شکل میں بدل گئے تو اللہ تعالیٰ نے پتھر کا کوئلہ بنانے کے لئے کئی لاکھ سال لگا دیئے اس میں اللہ تعالیٰ نے درحقیقت یہی بتایا ہے کہ وقت کی لمبائی یا چھوٹائی بھی چیزوں کی خوبصورتی اور عمدگی کے لئے ضروری ہے۔ طب ہی کو دیکھو بعض اعلیٰ ادویہ ایسی ہیں کہ ان کے اجزاء بالعموم وہی ہیں جو ہمیشہ استعمال میں آتے رہتے ہیں لیکن ان کو کچھ عرصہ تک دفن کرنے کی وجہ سے ان ادویہ کی حالت ہی بدل جاتی ہے مثلاً برشعثاء ایک دوائی ہے جو نزلہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ اب اگر برشعثاء کے اجزاء کو ملا کر فوری طور پر استعمال کر لیا جائے تو وہ کوئی نفع نہیں دیں گے۔ برشعثاء کا پورا نفع انسان کو اسی صورت میں حاصل ہوگا جبکہ اسے چالیس دن تک غلہ میں دفن رکھا جائے۔ اب دوائیں وہی ہوں گی جو چالیس دن پہلے ہوں گی۔ مگر جو نفع چالیس دن غلہ میں دفن کرنے کے بعد حاصل ہوگا وہ پہلے حاصل نہیں ہوگا۔ ممکن ہے کوئی کہے کہ یہ کیا حماقت ہے جب دوائیں وہی ہیں تو مزید چالیس دن غلہ میں دبانے سے کیا فائدہ۔ سو اصل بات یہ ہے۔ وقت اپنی ذات میں بعض چیزوں کا ضروری جزو ہے جب تک دواؤں کے ساتھ وقت کو نہ ملایا جائے دوا اچھی نہیں بنے گی۔ پس صرف دوائیں نہیں بلکہ دوائیں مع وقت اس کا جزو بنتی ہیں پھر بعض دوائیں ایسی ہیں جنہیں چھ ماہ کے لئے دفن کرنا پڑتا ہے۔ اور اگر انہیں چھ ماہ بند کر کے نہ رکھا جائے تو کبھی فائدہ نہیں دیتیں۔ اسی طرح بعض دوائیں سال سال اور بعض دو دو سال کے بعد کھانے کے قابل بنتی ہیں۔ وہی اجزاء اگر اسی وقت باہم ملا کر کھا لو تو ایسا فائدہ نہیں دیں گے لیکن اگر دو سال کے بعد کھاؤ تو تریاق بن جائیں گے۔ تو بعض دوائیں اکیلی فائدہ نہیں دیتیں بلکہ وقت بھی ان کے ساتھ شامل کیا جاتا ہے اور ایسی ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں اشیاء ہیں جن کا وقت خود ایک اہم جزو ہوتا ہے کوئی نئی چیز ان میں داخل نہیں کی جاتی۔ صرف وقت ان کے ساتھ شامل کر لیا جاتا ہے اور وہ کچھ سے کچھ ہو جاتی ہیں۔ اور جب وقت شامل نہیں ہوتا تو وہ مفید نہیں ہوتیں۔ یہی حال اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کا ہے۔ اس کی بعض تعلیمیں بھی تبھی پختہ ہوتی ہیں اور تبھی ان کا قوام عمدہ اور اعلیٰ ہوتا ہے۔ جب متواتر کئی نسلیں ان کو اختیار کرتی چلی جائیں۔ جب مسلسل کئی نسلیں ان تعلیموں پر عمل کرتی چلی جاتی ہیں۔ تب وہ ایک نئی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور دنیا کے لئے حیرت انگیز طور پر مفید بن جاتی ہیں۔ خصوصاً جو جماعت اور جو نظام جمالی رنگ میں ہو۔ یعنی عیسوی سلسلہ کے اصول کے مطابق وہ ایک لمبے عرصے کے بعد پختہ ہوتا ہے بلکہ بعض دفعہ دو دو تین تین سو سال کے بعد اسے پختگی حاصل ہوتی ہے گویا اس کی مثال ان اعلیٰ درجہ کی معجونوں یا برشعثاء کی قسم کی دواؤں کی سی ہوتی ہے جو ایک لمبے عرصے کے بعد اپنی خوبی ظاہر کرتی ہیں۔

شذرات

بابری مسجد / بطروس غالی

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے ہندوؤں کے ہاتھوں بابری مسجد کے شہید کئے جانے اور اس سلسلے میں بہت سی جانوں کے اتلاف پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ سیکرٹری جنرل کے نمائندے نے ایک بیان میں کہا ہے کہ سیکرٹری جنرل کو جانوں کے اتلاف اور عبادت گاہوں کی بے حرمتی سے سخت دکھ پہنچا ہے اور آپ نے طرفین سے کہا ہے کہ وہ تحمل اور برداشت سے کام لیں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں سے انہوں نے اپیل کی ہے کہ وہ گفت و شنید کے ذریعے اپنے جھگڑے نمٹائیں۔ ایک مغربی نمائندے نے پوچھا کہ بطروس غالی کو یہ بیان دینے میں دو دن کیوں لگے تو بتایا گیا کہ "مجھے اس بات کا علم نہیں ہے"۔ بطروس غالی کے نمائندے نے کہا مجھے تو یہ بیان آج ہی دیا گیا ہے کہ اسے جاری کر دیا جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس مغربی نمائندے نے بطروس غالی کے نمائندے سے سوال کیا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ بطروس غالی نے بابری مسجد کے شہید کئے جانے کو غالباً پوری اہمیت نہیں دی۔ اگر انہوں نے پوری اہمیت دی ہوتی تو انہیں فوری طور پر بیان جاری کرنا چاہیئے تھا تاکہ ساری دنیا کو پتہ چل جاتا کہ ان کے خیالات کیا ہیں۔ تاخیر سے بیان جاری کرنے سے یقیناً غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ شائد بعض لوگ یہ بھی سمجھیں کہ یہ ہندوؤں کی یا ایک طرح سے ہندوستان کی طرف داری کی گئی ہے۔

مختصرات

مکرم عطاء الغفار صاحب راشد شور کوٹ شہر سے اپنے محترم بزرگ مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن خان صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ۱۵ر نومبر ۹۲ء کو ایک حادثہ میں ان کا انتقال ہو گیا۔ مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن خان صاحب مکرم عطاء الغفار راشد صاحب کے دادا کے بھائی اور مکرم محترم چوہدری عبدالسلام خان صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ کے بیٹے تھے۔ آپ کی طبیعت میں شگفتگی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ تعلیم کم تھی مگر سوجھ بوجھ ایسی تھی کہ لوگ آپ سے آکر مشورے لیتے تھے۔ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔ سلسلہ کے ہر بیان سے بیحد محبت کرتے۔ آپ گکی نو میں رہائش پذیر تھے۔ ہر ایک کے کام آنیوالے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔

واقفین بچوں میں جماعت سے محبت کا جذبہ پیدا کریں

حضور فرماتے ہیں:۔

"پس سچا وفادار وہ ہوا کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کی جماعت پر نظر رکھے، اس کی صحت پر نظر رکھے، پیار کا وہی ثبوت سچا ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تجویز کیا تھا اور اس سے زیادہ بہتر قابل اعتماد اور کوئی بات نہیں۔ آپ نے سنا ہے بارہا مجھ سے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

اخبار "زمیندار" نے اپنے نامہ نگار خصوصی کی ایک رپورٹ بمع اپنے تعارفی نوٹ کے حسب ذیل الفاظ میں شائع کی۔

(یہ بات ۱۹۴۷ء (تقسیم برصغیر) کے وقت کی ہے)

"اس وقت جب کہ مشرقی پنجاب کے تمام اضلاع قریباً مسلمانوں سے خالی ہو چکے ہیں قادیان میں کم از کم ڈیڑھ لاکھ پناہ گزین جمع ہیں۔ جن کو پاکستان لانے کی ضرورت ہے۔ قادیان اور اس کے نواحی دیہات کی مفصل رپورٹ جو ہمارے نامہ نگار خصوصی نے قادیان کے دورے کے بعد مرتب کی ہے۔ درج ذیل ہے۔

قادیان کے ساتھ اسکے ملحقہ دیہات بھی جوانمردی کے ساتھ سکھوں کے مسلح جتھوں کی روک تھام کر رہے ہیں۔ لیکن یہ بات پوری ذمہ داری اور یقین کے ساتھ کہی جاتی ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت مسلمانوں کو مشرقی پنجاب سے نکل جانے پر خود مجبور کر رہی ہے۔ قادیان اور اس کے دیہات اسلئے بیٹھے تھے کہ جب تک حکومت خود ہمیں نکل جانے کے لئے نہیں کہے گی۔ ہم اپنے گاؤں خالی نہیں کریں گے۔ چنانچہ قادیان کے ذلیل خصلت اور فتنہ پرداز سکھ تھانیدار نے پولیس اور ہندو ملٹری کی مدد سے مسلمانوں سے گاؤں زبردستی ان سے خالی کروائے اور ان دیہات کے معزز مسلمانوں کو بے حد بے عزت کیا۔ موضع ڈیری والا کا ذیلدار چودھری سلطان ملک اس علاقے میں بہت ہی عزت دار آدمی تھا۔ سکھ تھانیدار اسے قید کر کے قادیان لے آیا جہاں لا کر تھانے میں اسکی مونچھیں کھینچیں۔ پھر اسے سپاہیوں کی حراست میں ڈیری والا واپس کیا۔ اس کے منہ پر کالک اور گندی کیچڑ ملی اور سارے علاقہ میں اسے پھرایا۔ چوہڑے اس کے منہ پر جوتے مارتے اور تھوکتے تھے۔ اسی طرح کئی معزز مسلمانوں کو ذلیل و خوار کیا جاتا ہے۔

قادیان کے چند معزز شہری جن میں چوہدری فتح محمد سیال ایم۔ ایل۔ اے۔ اور زین العابدین سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ قادیان بھی شامل ہیں گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ اور گورداسپور جیل میں انکے ساتھ بھی بہت برا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اس سے قبل قادیان کا ایک معزز شہری چوہدری محمد شریف باجوہ بھی گورداسپور جیل میں ہے۔ جس کے ساتھ نہایت بہیمانہ اور انسانیت سوز ظلم کیا جاتا ہے۔ کبھی اس کے بدن پر خنجر مارے جاتے ہیں کبھی اسکے منہ میں پیشاب ڈالا جاتا ہے۔ اور کبھی یک لخت اسے ٹھنڈے پانی میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اور سکھ پولیس کے ظالم سپاہی اور افسر اس سے پوچھتے ہیں بتاؤ قادیان میں اسلحہ وغیرہ کہاں ہے جب جرمنی کے وحشی درندوں کے سے مظالم کے بعد چوہدری محمد شریف لاعلمی کا اظہار کرتا اور کہتا ہے کہ قادیان میں کوئی اسلحہ وغیرہ نہیں وہاں صرف چند لائسنس والی بندوقیں ہیں جن کا حکومت کو علم ہے تو سکھ سپاہی بے تحاشہ طیش میں آکر وحشیانہ انداز میں اسے زدوکوب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

چوہدری محمد شریف باجوہ کے خلاف الزام یہ ہے کہ قادیان کا رہنے والا ہے اور مسلمان ہے۔ سکھ پولیس کے نازی ظلم وستم سے تنگ آکر اس مرد مجاہد نے کئی دفعہ مطالبہ کیا ہے کہ میں جانتا ہوں میرا قصور صرف یہ ہے کہ میں مسلمان ہوں اسلئے تم مجھے اس جرم کی سزا میں ایک ہی دفعہ شوٹ کر دو۔ اور میرا قصہ پاک کر دو۔ لیکن اسکے اس صبر و استقلال کو دیکھ کر سکھ پولیس اور بھی وحشیانہ سزاؤں پر اتر آئی ہے۔ اگر مراد پور جیل کے تمام واقعات کو منظر عام پر لایا جائے تو سنگ دل سے سنگ دل انسان بھی کانپ جائے۔

مراد پور کے مسلمان جو قادیان آرہے تھے۔ ڈلہ کے سکھوں نے لوٹ لئے جب تھانیدار کے پاس رپورٹ کی گئی تو اس نے ان بے چاروں کی اور بھی بے عزتی کی۔ مسلمانوں کا تمام سامان ڈلہ کے گوردوارہ میں مقفل کر دیا گیا۔ چند مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا ایک زخمی عورت نے وہیں چھپ کر اپنی جان بچائی۔ اور کھیتوں میں چھپ چھپا کر قادیان پہنچی۔ صاف شہادتوں کے باوجود قادیان کی پولیس نے کوئی ایکشن نہیں لیا۔ تلونڈی جھنگلاں کے مسلمان بھی جب قادیان آئے تو ان کا بھی سب سامان اور مویشی ان سے زبردستی چھین لئے گئے۔

۱۸ ستمبر کو قادیان کی ہندو ملٹری نے سکھوں کو اسلحہ دے کر موضع کھارا میں بھیجا اور مسلمانوں کو زبردستی وہاں سے نکال دیا۔ اور کوئی چیز نہیں لانے دی۔ ان کا آٹا وغیرہ بھی راستے میں چھین لیا۔ اور ان کے مکان تباہ و برباد کر دیے۔

۱۳ ستمبر کو چند سکھ تحصیلدار کا ایک رقعہ لے کر قادیان کے تھانیدار کے پاس آئے جسمیں یہ لکھا تھا کہ انہیں موضع ننگل بسایا جائے۔ جو قادیان سے ایک میل کے فاصلے پر ہے۔ لیکن اسمیں مسلمان آباد تھے۔ ۱۹ ستمبر کو ہزارہ سنگھ تھانیدار سکھ پولیس کو لے کر ننگل پہنچا۔ اور مسلمانوں سے کہا گیا کہ ننگل کو فوراً خالی کر دو جو نہیں کرے گا اسے شوٹ کر دیا جائے گا۔ مجبوراً مسلمان اپنا سب چھوڑ کر آگئے

اسی طرح گڑھی افغاناں نزد بیاس کے مسلمانوں کے ساتھ ہوا اور ان بیچاروں کو صرف پندرہ منٹ کا نوٹس دیا گیا کہ گاؤں کو خالی کر دو۔ جب قافلہ قادیان کی طرف روانہ ہوا تو پیچھے سے سکھوں کے ایک زبردست جتھے نے حملہ کر کے ان کا سامان لوٹ لیا۔ اور کئی مسلمان شہید ہوئے۔ سکھ پولیس اور ہندو ملٹری نے قادیان کو زیر کرنے کے لئے اسکے تمام ملحقہ دیہات زبردستی خالی کروائے اور اسی طرح مشرقی پنجاب اور ہندوستان کی حکومتوں کے منہ پر اپنے ہاتھوں سے سیاہی ملی۔ جو یہ کہتی تھی کہ مشرقی پنجاب میں سے کسی کو زبردستی نہیں نکالا جائے گا۔ لیکن جب ان حکومتوں کو توجہ دلائی گئی کہ دیکھو کیا ہو رہا ہے تو وہ مندر کی مورتی کی طرح ٹس سے مس نہ ہوئیں۔

اس وقت قادیان میں کم از کم ڈیڑھ لاکھ پناہ گزین موجود ہیں جو ہندو ملٹری اور سکھ پولیس کے رحم و کرم پر پڑا ہے۔

ہمارے نامہ نگار نے ان پناہ گزینوں سے مختلف قسم کے سوالات دریافت کئے۔ اور خصوصیت کے ساتھ ایک بات کے متعلق تمام مسلمان حیران و ششدر ہیں۔ اور وہ یہ کہ جب مسٹر لیاقت علی خان اور پنڈت جواہر لال نہرو کے درمیان یہ بات طے پا چکی ہے کہ مغربی پنجاب کے غیر مسلموں کی حفاظت ہندو و سکھ ملٹری کرے گی اور مشرقی پنجاب میں مسلمان پناہ گزینوں کی حفاظت مسلمان ملٹری کرے گی۔ تو پھر قادیان میں اس وقت ڈیڑھ لاکھ مسلمان پڑے ہیں ان کے اوپر کیوں ہندو ملٹری چھوڑی گئی۔ جو غریب مسلمانوں کو ڈراتی اور دھمکاتی ہے۔ قادیان کے پناہ گزین مسلمان پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان سے دریافت کرتے ہیں کہ پاکستان کی مسلم فوج کہاں ہے وہ کیوں قادیان میں نہیں پہنچی۔ کیا ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کی جانیں ان کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ ایک طرف سکھ پولیس ہے۔ دوسری طرف ہندو ملٹری جو آنکھیں سرخ کئے تیوریاں چڑھائے عہد گذشتہ کے مصری فرعونوں کی طرح ظلم و استبداد اور غرور اور نخوت کے مظاہرے کر رہی ہے۔ اگر پاکستان کی مسلمان ملٹری قادیان میں مقیم مسلمانوں کی حفاظت کے لئے نہیں بھیجی جا سکتی تو کم از کم انہیں جواب ہی دے دیا جائے۔ قادیان بیرونی دنیا سے بالکل منقطع ہو چکا ہے۔ واہگہ تک کے تمام راستے پر خطر ہو چکے ہیں۔ قادیان کے مجاہدین موت سے نہیں ڈرتے بلکہ وہ اس موت کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں جو منہ کھولے ہوئے ان کی طرف بڑھ رہی ہے۔ وہ صرف پناہ گزینوں بوڑھوں عورتوں اور بچوں کو جلد سے جلد پاکستان بھیج دینا چاہتے ہیں تاکہ وہ آنے والی موت کے ساتھ بے فکر ہو کر لڑ سکیں۔

ہمارے نامہ نگار نے "محکمہ حفاظت قادیان" کے ماتحت کام کرنے والے نوجوانوں سے بھی ملاقاتیں کیں۔ یہ نوجوان ساری ساری رات جاگتے اور پہرہ دیتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کو چوبیس چوبیس گھنٹے کی ڈیوٹیاں ادا کرنی پڑتی ہیں۔ ان کے بدن تھکے ہوئے آنکھیں سوجی ہوئی، اعضاء مضمحل ہیں لیکن اسکے باوجود وہ خوفزدہ نہیں۔ بلکہ مسرور و شادماں نظر آتے ہیں۔ جب ان سے پوچھا جاتا ہے "کیا تم لاہور جانا چاہتے ہو" تو وہ جواب دیتے ہیں۔ ہم موت سے ڈر کر بھاگنا نہیں چاہتے۔ بلکہ موت کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں

پہرہ داروں میں سے ایک نوجوان نے جسکی عمر صرف پندرہ سال کی تھی ہمارے نامہ نگار کو کہا کہ "پہلے ہمارے ارد گرد سکھوں کا گھیرا تھا۔ مگر اب ہمیں چاروں طرف موت نظر آرہی ہے۔ یہ موت کیا ہے ہندو سکھ ملٹری جو ہمیشہ اسی تاک میں رہتی ہے کہ کب موقع ملے تو وہ ہمیں ہلاک کر دے لیکن ہم موت سے نہیں ڈرتے۔"

قادیان کے ارد گرد کے دیہات کو مسلمانوں سے صاف کر کے اور وہاں سکھوں کو بسا کر اب ہندو ملٹری قادیان تک محلوں پر حملے کروا رہی ہے۔ پہلے قادیان کے ایک محلے اسلام آباد کو زبردستی خالی کر دیا گیا۔ جو آریہ ہائی سکول اور ریلوے لائن کے ساتھ ہے۔ پھر پولیس نے دوسرے محلہ قادر آباد کے مسلمانوں کو گرفتار کیا۔ ان کے ہاتھ پیچھے کی طرف باندھ دئے۔ فائر کئے۔ انہیں لاٹھیوں سے زدوکوب کیا اور ہزارہ سنگھ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا ___ منو بھائی کا ایک کالم

انصاف کے تقاضے

جنون کی حد تک انتہا پسندی کا مظاہرہ کرنے والے ہندوؤں نے اپنے اوتار رام چندر کی جنم بھومی اجودھیا میں مغل شہنشاہ بابر کی تعمیر کردہ بابری مسجد کو شہید کر کے خودکشی کا ارتکاب کیا ہے اس مسجد کے گنبدوں کو توڑنے والے ہتھوڑوں نے ہندوستان کی سیکولرازم کے علاوہ اس کی قومی وحدت کو بھی توڑا ہے۔ مسجد کی دیواریں ڈھانے والوں نے ہندوستان کی مزید تقسیم کی بنیادیں تیار کی ہیں اور یہی انتہا پسندی کا شاخسانہ اور جنون کا نتیجہ ہوتا ہے۔

انتہا پسندی جنون ہی نہیں پاگل پن بھی ہے اور پاگل کا کوئی مذہب کوئی دین نہیں ہوتا۔ دین تو ایک راستہ ہے ان کے لئے جنہیں یہ راستہ دکھائی دے رہا ہو اور جو اس پر اپنا توازن برقرار رکھتے ہوئے چل بھی سکتے ہوں۔ جو پاگل ہوتا ہے اس کا ذہنی توازن بھی برقرار نہیں ہوتا اور جس کا ذہنی توازن برقرار نہ ہو وہ اپنا جسمانی توازن کیسے برقرار رکھ سکتا ہے۔ دین کے راستے پر کیسے چل سکتا ہے۔

انصاف کسی بھی آئین کی بنیاد اور برداشت کسی بھی معاشرے کی اساس ہوتی ہے۔ جس آئین کی انصاف والی بنیاد کمزور ہوتی ہے وہ قائم نہیں رہ سکتا اور جس معاشرے کی برداشت والی اساس نہ ہو وہ بکھر جاتا ہے اور جو حکومتیں ان دو بنیادی تقاضوں سے بے خبر ہوتی ہیں یا یہ دو بنیادی تقاضے پورے نہیں کرتیں یا ان دو بنیادی تقاضوں کی نفی کرتی ہیں وہ قائم نہیں رہ سکتیں۔

اکثر یہ بھیانک مناظر دیکھنے میں آتے ہیں کہ اسرائیل کے انتہا پسند یہودی مسجد اقصیٰ کو نذر آتش کرنے کی جسارت کریں تو بعض مسلمان ملکوں میں عقل کے اندھے اپنے شہروں میں غیر ملکی کتب خانوں اور لائبریریوں کو جلا کر انتقام لینے کی کوشش کرتے ہیں اور یوں اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ انتہا پسندی کا مقابلہ انتہا پسندی سے نہیں ہونا چاہیئے۔ جنون کا مقابلہ جنون نہیں کر سکتا۔ پاگل پن کے مقابلے میں پاگل پن کا مظاہرہ کرنے والے عقل مند نہیں ہوتے اور جو برداشت سے کام نہیں لے سکتے وہ انصاف کے مستحق بھی نہیں ہوتے۔

ہمارے ہاں بھی ایسے عناصر موجود ہیں جو ہندوستان میں مسلمانوں کی کسی عبادت گاہ کی بے حرمتی سے طیش میں آکر پاکستان میں اپنے عیسائی بھائیوں کی عبادت گاہوں پر چڑھ دوڑتے ہیں پاکستانی ہندوؤں کے مندر ڈھانے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ بے انصافی اور عدم برداشت کا انتقام بے انصافی اور عدم برداشت سے لیا جائے اور جو الزام ہم دوسروں کو دیں اس کے خود بھی مرتکب ہوں۔ اس طریقے سے تو ہم بابری مسجد ڈھانے والوں کی حمایت کرنے اور ان کے ہاتھ مضبوط کرنے کا سبب بنیں گے۔

ہمارے مذہب کی تو بنیاد ہی انصاف اور برداشت ہے اور جو بات بھی غیر انسانی ہے وہ غیر اسلامی ہے۔ ہمارا مذہب تو دین ابراہیمؑ کا تسلسل ہے اس لئے تو ہم ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور چاروں الہامی کتابوں کے ماننے والے ہیں ہمیں کوئی ایسی بات اور کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیئے جو انصاف اور برداشت کی نفی کرتی ہو اور جس سے ہمارے ایمان میں خلل پڑتا ہو۔

جیسا کہ جسٹس جاوید اقبال اور سید افضل حیدر نے "تحریک برائے انصاف وسماجی برداشت" کے تحت ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے عدم برداشت اور بے انصافی اسلام کے بنیادی تقاضوں کے منافی ہے اور مذہبی بنیادوں پر تفریق پیدا کرنے والے قوانین اور قواعد قائداعظم اور علامہ اقبال فلاسفی کے خلاف جاتے ہیں۔

جسٹس جاوید اقبال کے مطابق ایسے قوانین اور قواعد کمزور حکومتوں کو ناجائز سہارا دینے کے لئے وضع کئے جاتے ہیں اور نہایت خطرناک ثابت ہوتے ہیں جیسے کہ مسلم سپین میں مسلم حکومت کی تباہی کا سبب بنے۔ ان کے مطابق ۱۹۵۳ء میں احمدیوں کے خلاف تحریک محض خواجہ ناظم الدین کو اقتدار سے ہٹانے کے لئے چلائی گئی تھی اور بھٹو صاحب نے بھی جمعہ کی چھٹی کرتے ہوئے جوئے پر پابندی لگانے اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا اعلان اپنی حکومت کو بچانے کے لئے کیا تھا مگر حکومت کے علاوہ اپنی زندگی بھی نہ بچا سکے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال نے قرآنی آیات کے حوالے سے اور "میثاق مدینہ" کی شکل میں پہلے اسلامی آئین کی مثال پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ تمام آسمانی مذاہب کے ماننے والے برابر ہیں اور مذہبی اقلیتیں بھی "امت واحدہ" میں شامل ہیں۔

سید افضل حیدر کے مطابق اسی نظریہ کی بنیاد پر قائداعظم نے پاکستان میں موجود تمام مذاہب کے پیروکاروں کو برابر کے شہری حقوق دینے کا اعلان کیا تھا اور قرارداد مقاصد کے ایک لازمی جزو میں تمام مذہبی اقلیتوں کو اپنے مذاہب کی آزادانہ پیروی کرنے اور اپنی ثقافت کی ترویج واشاعت کی ضمانت دی تھی۔ سید افضل حیدر کا کہنا ہے کہ جنرل ضیاء الحق نے قراردادِ مقاصد کے ان الفاظ سے "آزادانہ" کا لفظ جان بوجھ کر حذف کرا دیا تھا۔

حقائق جو بھی ہوں اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ مذہب اسلام نے انصاف اور برداشت ہی کی تعلیمات اور ان تعلیمات پر عمل کے ذریعے ہی دنیا بھر کی بے انصافیوں اور عدم برداشتوں میں بسنے والے غریب اور مظلوم لوگوں کی توجہ حاصل کی تھی۔ اپنی ان تعلیمات اور ان پر عمل کو چھوڑ کر یا انہیں اپنے ذاتی اور سیاسی مفادات کا تابع بنا کر ہم اس مذہب کی اپنی کوئی خدمت نہیں کر سکتے۔

("جنگ" ۸ دسمبر ۱۹۹۲ء صفحہ ۲)

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ___ نون سین

برطانیہ/یو-این-او/کشمیر

ڈان کے اطہر علی صاحب کہتے ہیں کہ برطانیہ اس بات کی حمایت نہیں کرتا کہ اقوام متحدہ کو مقبوضہ کشمیر کا مسئلہ حل کرانے کے لئے کوئی کردار ادا کرنا چاہیئے۔ یہ بات انہوں نے مارنح مارک لینیکس بائڈ MARK LENNAX BOYD کے حوالے سے کہی ہے جو وزارت خارجہ کے جونیئر وزیر ہیں۔ یہ وزیر موصوف کشمیر میں انسانی حقوق کی پاسداری کے ایک وفد سے گزشتہ بدھ کے روز لندن میں ملے تھے۔ اس وفد کے سربراہ ایک کنزرویٹو ممبر تھے جن کا نام مسز ایلیز بیتھ پی کاک ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جہاں تک کشمیر کے مسئلے کا سوال ہے اسے بوسنیا کے مسئلے کے ساتھ تشبیہہ نہیں دی جا سکتی البتہ لینیکس بائڈ نے ان تشدد کی کارروائیوں کی جو مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کر رہی ہے مذمت کی۔ آپ نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ ہندوستان نے حال ہی میں اس ارادے کا اظہار کیا ہے کہ انسانی حقوق کے پاسداروں کی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل کو وہاں جا کر حالات کا ایک مطالعہ کرنے دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ وہ آزادانہ طور پر ان لوگوں کو حالات کا مطالعہ کرنے کی اجازت دیں گے۔

برطانوی حکومت کے افسر کہتے ہیں کہ انہوں نے بھارتی حکومت پر زور دیا ہے کہ اپنے ان ایک سو سیکورٹی فورسز کے افراد پر مقدمہ چلائے یا جو بھی کارروائی مناسب ہو کی جائے جنہوں نے خاص طور پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی ہے لینیکس بائڈ نے مزید کہا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بھارتی حکومت کو بیرونی دنیا کو یہ یقین دلانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جو لوگ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کر رہے ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ لینیکس بائڈ نے مزید کہا کہ وہاں سیاسی عمل شروع کیا جانا چاہیئے۔ ان کے خیال میں یہی ایک ایسی بات ہے جو وہاں کے لوگوں کی تسلی کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کے علاوہ بھارت اور پاکستان کو اب اس سلسلے میں گفتگو بھی کرتے رہنا چاہیئے۔

عطیہ خون
خدمت بھی ہے عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

محترمہ فرخندہ تحسین ربوہ سے لکھتی ہیں:

امید ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عمل میں برکت ڈالے۔ سب سے پہلے تو الفضل کے بلند معیار پر میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے پیارے اخبار الفضل کے معیار اور اس کی اشاعت میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

آپ کو خط لکھنے کا خیال تو کئی دفعہ دل میں پیدا ہوا۔ لیکن آج میں نے سوچا کہ اس خیال کو عملی جامہ پہنا ہی دینا چاہیئے۔ بلکہ اس خیال کو عملی جامہ تو ایک دفعہ پہلے بھی پہنایا لیکن پھر اپنی ٹوٹی پھوٹی تحریر دیکھ کر حوصلہ ساتھ چھوڑ گیا۔ اور اس خط کو پھاڑ کر پھینک دیا۔ آج ایک مرتبہ پھر اپنے حوصلے کو مجتمع کر کے قلم لے بیٹھی ہوں۔

الفضل کا ایک سلسلہ "کاغذی ہے پیرہن" مجھے بے حد پسند ہے اس سلسلے کی وجہ سے ہمیں جماعت کے بہت سے قابلِ احترام افراد سے تعارف حاصل ہوا ہے۔ اور اس کے علاوہ جماعت احمدیہ عالمگیر کی خصوصاً افریقہ میں سرگرمیوں سے بھی آگاہی حاصل ہوتی رہتی ہے جس کی وجہ سے ہمارے علم میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ لیکن اب اس سلسلہ کے مضامین کافی عرصہ گزرنے کے بعد ہماری نظروں سے گزرتے ہیں۔ آپ سے التماس ہے کہ اس سلسلہ کو بغیر وقفوں کے جاری و ساری رکھیں مہربانی ہوگی۔ اس کے علاوہ الفضل کا ایک دوسرا سلسلہ "چھوٹی سی بات" کافی دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔

دوسرا اہم موضوع جس نے مجھے یہ خط لکھنے پر مجبور کیا ہے وہ ہے ربوہ کی تزئین و آرائش اور صفائی۔ آج کل الفضل اور مصباح میں اکثر و بیشتر ربوہ میں تزئین و آرائش کے متعلق اکثر اہلِ ربوہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ ربوہ کو صاف بنانے کے سلسلے میں تزئین و آرائش کمیٹی ربوہ سے تعاون کریں۔ آپ بھی اس قسم کے اعلانات کو الفضل میں نمایاں جگہ دیتے ہیں۔ اس لئے میں بھی اس ضمن میں چند باتیں عرض کرنا چاہتی ہوں۔

میری اس تحریر میں سب سے اہم کردار لاہور شہر سے شائع ہونے والے رسالے۔ "ہفت روزہ لاہور" کی ۱۹ ستمبر ۱۹۹۲ء کی اشاعت نے کیا ہے۔ جب میں نے اس شمارے کا مضمون "کریں گے اہلِ نظر تازہ بستیاں آباد" پڑھا۔ ربوہ کے قیام کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی پریس کانفرنس کا احوال درج ہے۔ جس میں حضور نے ربوہ کے متعلق ابتدائی منصوبوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اس میں انہوں نے ربوہ کو خوبصورت بنانے اور دوسروں کے لئے نمونہ بنانے کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ اس میں سے دو اخبارات کے اقتباسات یہاں درج کرنا چاہوں گی جیسا کہ روزنامہ احسان نے اپنی ۸ نومبر ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں "امریکی طرز پر ایک نیا شہر"۔ کی سرخی کے زیرِ عنوان اس پریس کانفرنس کی روئیداد بیان کی ہے اس کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

"میرزا صاحب نے بتایا کہ وہ خشک اور بنجر پہاڑیوں کو سیرگاہوں میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ان پہاڑوں پر مختلف قسم کے پھول اور سبزی وغیرہ اگانے سے ایک تو موسم گرما میں اس نئے شہر کے لوگ گرمی کی شدت سے محفوظ رہ سکیں۔ دوسرے ان پہاڑوں پر سیر و تفریح کا لطف بھی اٹھایا جا سکے"۔

دوسرا اقتباس جو میں یہاں پیش کرنا چاہوں گی۔ وہ "روزنامہ مغربی پاکستان" کی ۷ نومبر ۱۹۴۸ء کی اشاعت کا ہے جو کچھ یوں ہے۔

"میرزا صاحب نے بتایا کہ وہ شہر کو اس قدر دلفریب اور جدید نوعیت کا بنانا چاہتے ہیں کہ پاکستان میں ایک نمونہ ہو"۔

چنانچہ اب جبکہ ربوہ میں تزئین کمیٹی معرضِ وجود میں آچکی ہے اور اس سلسلے میں یعنی ربوہ کو خوبصورت بنانے کے سلسلے میں کافی سرگرم دکھائی دیتی ہے۔ اب ہم سب اہلِ ربوہ کا فرض ہے کہ ہم ان کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کریں۔ تب ہی یہ سلسلہ جاری رہ سکتا ہے۔ اگر ہم سب بچے بوڑھے، جوان، عورتیں، مرد سب مل کر حسب توفیق اس میں حصہ لیں۔

جیسا کہ اب ربوہ میں اکثر محلوں میں تزئین کمیٹی ربوہ نے کوڑا پھینکنے کے لئے بڑے بڑے ڈسٹ بن بنائے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم صرف ان میں ہی کوڑا ڈالیں اور اس کے اردگرد، خالی پلاٹوں، سڑکوں، گلیوں وغیرہ میں کوڑا پھینکنے سے احتراز کریں صرف اس ایک چھوٹی سی بات پر عمل کر کے ہم ربوہ کو کافی حد تک صاف بنا سکتے ہیں۔ اور جب یہ صاف ہوگا تو خود بخود ہی تھوڑی سی محنت سے خوبصورت نظر آنے لگے گا کیونکہ خوبصورتی کا اصل محور تو صفائی ہی ہے۔

اس کے علاوہ دوسری تجویز جو میں الفضل کے ذریعے پیش کرنا چاہوں گی۔ وہ یہ ہے کہ اگر ہم گلیوں اور محلوں وغیرہ میں اپنے اپنے گھروں کے سامنے سفیدے وغیرہ اور اسی قسم کے دوسرے درخت جو سیدھے اوپر کی طرف جاتے ہیں اور کسی رکاوٹ کا باعث نہیں بنتے۔ وہ لگائیں۔ اور اس کے علاوہ ربوہ کی سڑکوں پر دونوں طرف اجتماعی طور پر سفیدے اور کنیر اور اسی قسم کے دوسرے درخت لگائیں اور پھر لگانے کے بعد ان کی حفاظت بھی کریں۔ تاکہ وہ پھل پھول کر جوان ہو سکیں۔ یہ اقدام ربوہ کی خوبصورتی اور خاص طور پر ہریالی میں اہم کردار ادا کرے گا اور ہمارا یہ شہر مزید خوبصورت اور ہرا بھرا نظر آئے گا۔ اور صفائی کے ساتھ ساتھ فضائی آلودگی کم کرنے کی طرف یہ ایک مثبت قدم ہوگا۔

ویسے بھی ہمارے اردگرد اور ماحول کی صفائی۔ ہماری باطنی صفائی میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کریں اور اپنے شہر کو خوبصورت اور صاف بنانے کی بھرپور کوشش کریں جو کہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا کے لئے ایک خوبصورت نمونہ ہو جس کے باشندوں نے خود اپنے شہر کو خوبصورت و دلکش بنانے میں مرکزی کردار ادا کیا ہو۔

تو آئیے ہم سب اہل ربوہ مل کر ربوہ کو خوبصورت بنانے میں تزئین کمیٹی ربوہ کے پروگراموں میں نہ صرف حصہ لیں بلکہ انفرادی طور پر بھی اس ضمن میں خوب جوش و خروش دکھائیں۔ اور ربوہ کو حقیقی طور پر ہر لحاظ سے "ربوہ" بنا دیں۔

محترم جناب نسیم سیفی صاحب! میرا یہ خط کچھ زیادہ ہی لمبا ہو گیا ہے اس لئے معذرت خواہ ہوں۔ لیکن یہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر ابھی مزید بہت کچھ لکھنے کو جی چاہتا ہے۔ مزید برآں چونکہ میں نے کبھی اخباروں وغیرہ میں کچھ نہیں لکھا اس لئے یہ میرا اس ضمن میں قلم اٹھانے کا پہلا تجربہ ہے۔ اس مضمون میں کئی ایک غلطیاں بھی ہوں گی۔ امید ہے کہ آپ اصلاح فرمائیں گے اس کے علاوہ ہم طالب علم برادری کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دینی و دنیاوی کامیابیاں عطا فرمائے۔ خدا حافظ

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

تھانیدار نے انہیں گالیاں دیں کہ بدمعاشو یہاں سے نکل جاؤ۔ تم کیوں نہیں نکلتے۔ پھر ملٹری نے بھی وہاں پہنچ کر پولیس کی حمایت کی۔

پنڈت جواہر لعل نہرو اور اس کی تمام نہاد حکومت کہاں ہے جو کہتی تھی کہ زبردستی کسی کو نہیں نکالا جائے گا۔ کیا اس نے قادیان کی طرف سے آنکھیں بند کر لی ہیں؟ پھر سکھ محلہ دارالسعتہ کی طرف بڑھے اور اسے لوٹنا شروع کر دیا۔ اہل قادیان نے فوراً ملٹری کو توجہ دلائی کہ تم ہماری حفاظت کے لئے آئے ہو۔ دیکھو یہ کیا ہو رہا ہے۔ مگر ملٹری کے سپاہی اس وقت والی بال کھیل رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ چلے جاؤ۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ پھر پانچ نہتے لڑکے دارالسعتہ کی طرف بڑھے اور انہوں نے سکھوں کو بھگا دیا۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

بھی سنا ہے پہلے بھی سنتے رہے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت سلیمانؑ کی عدالت میں دو دعویدار ماؤں کا جھگڑا پہنچا۔ جن کے پاس ایک ہی بچہ تھا کبھی ایک گھسیٹ کر اپنی طرف لے جاتی کبھی دوسری گھسیٹ کر اپنی طرف لے جاتی اور دونوں روتی اور شور مچاتی تھیں کہ یہ میرا بچہ ہے۔ کسی صاحب فہم کو سمجھ نہیں آئی کہ اس مسئلہ کو کیسے طے کیا جائے چنانچہ حضرت سلیمانؑ کی عدالت میں یہ مسئلہ پیش کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ یہ طے کرنا تو بڑا مشکل ہے کہ یہ کس کا بچہ ہے۔ اگر ایک کا بچہ ہوا اور دوسری کو دے دیا گیا تو بڑا ظلم ہوگا۔ اس لئے کیوں نہ اس بچے کو دو ٹکڑے کر دیا جائے اور ایک ٹکڑا ایک کو دے دیا جائے اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو دے دیا جائے، تاکہ ناانصافی نہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے جلاد سے کہا کہ آؤ اس بچے کو عین نصف سے دو ٹکڑے کر کے ایک، ایک کو دے دو اور دوسرا دوسری کو دے دو۔ جو ماں تھی وہ روتی چیختی ہوئی بچے پر گر پڑی کہ میرے ٹکڑے کر دو اور یہ بچہ اس کو دے دو لیکن خدا کیلئے اس بچہ کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ اس وقت حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ یہ بچہ اس کا ہے۔ پس جو خدا کی خاطر جماعت سے محبت رکھتا ہے کیسے ممکن ہے کہ وہ جماعت کو ٹکڑے ہونے دے اور ایسی باتیں برداشت کر جائے کہ جس کے نتیجہ میں کسی کو گزند پہنچتا ہو۔ وہ اپنی جان پر سب وبال لے لے گا اور یہی اس کی سچائی کی علامت ہے لیکن اپنی تکلیف کو دوسرے کی روح کو زخمی کرنے کے لئے استعمال نہیں کرے گا۔ پس واقفین میں اس تربیت کی غیر معمولی ضرورت ہے"

(از خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

مکرم نصراللہ خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لکھتے ہیں کہ:۔

محترمہ فریدہ بشریٰ صاحبہ (بنت مکرم قاضی بشیر احمد صاحب کھوکھر ایڈووکیٹ شیخوپورہ) حال فرینکفورٹ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم ممتاز احمد عباسی صاحب ابن مکرم مختار احمد صاحب عباسی حال فرینکفورٹ مبلغ دس ہزار جرمن مارک حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک میں ۳ مئی ۹۲ء کو کیا۔ تقریب رخصتانہ فرینکفورٹ میں ہوئی۔

عزیزہ امۃ المتین بنت مکرم عبدالحمید عباسی آف شیخوپورہ حال فرینکفورٹ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم ملک لئیق احمد صاحب حال کینیڈا (ابن مکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب ناظم انصاراللہ شیخوپورہ) پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۳ مئی ۹۲ء کو بیت المبارک میں کیا۔ تقریب شادی کا اہتمام ملک بشیر احمد صاحب نے لاہور میں کیا۔

مکرمہ نذیر عباسی صاحبہ بیگم قاضی بشیر احمد صاحب کھوکھر ایڈووکیٹ شیخوپورہ حال مغربی جرمنی لکھتی ہیں کہ:۔

عزیزہ نوید مبارکہ (بنت مکرم قاضی بشیر احمد صاحب کھوکھر شیخوپورہ) حال فرینکفورٹ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم فرحت حمید عباسی ابن مکرم عبدالحمید صاحب عباسی آف شیخوپورہ حال فرینکفورٹ مبلغ دس ہزار جرمن مارک پر مکرم مولانا مسعود احمد صاحب جہلمی مربی سلسلہ احمدیہ نے فرینکفورٹ میں مورخہ ۲۴ مئی ۹۲ء کو کیا۔ اسی روز رخصتانہ اور شادی کی تقریب ہوئی۔

احباب سے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان ولادت

مکرم محمد الیاس پراچہ صاحب مقیم ڈیٹرائیٹ امریکہ ابن مکرم محمد اقبال پراچہ صاحب آف سرگودھا حال اسلام آباد کو پہلے بیٹے کی نعمت سے اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے۔ جس کا نام "محمد ابراہیم" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم طاہر نذیر احمد ابن جنرل نذیر احمد صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد صاحب قائد ضلع اوکاڑہ کے چھوٹے بھائی داؤد احمد کا مورخہ ۲۷ نومبر ۹۲ء بروز جمعۃ المبارک ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے ان کی دائیں ٹانگ تین جگہ سے ٹوٹ گئی ہے بہاولپور نیشنل آرتھوپیڈک کلینک میں ان کا اپریشن مورخہ ۳۰ نومبر ۹۲ء کو ہو چکا ہے۔ گھٹنے سے نیچے خون مکمل طور پر نہیں جا رہا اسکی بہت تشویش ہے۔

مکرم چوہدری اختر نواز صاحب آصف بلاک وحدت کالونی لاہور عرصہ دو ماہ سے فالج کی تکلیف سے سخت بیمار ہیں۔

احباب انکی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

مکرم ملک امتیاز احمد صاحب ابن مکرم ملک محمد حسین صاحب چک ۸۶ جنوبی ضلع سرگودھا مورخہ ۳۰ نومبر ۹۲ء بروز سوموار وفات پا گئے۔ اسی روز بعد عصر تدفین عمل میں آئی۔

محترمہ سیدہ فہمیدہ بخاری صاحبہ اہلیہ ریٹائرڈ میجر سید محمود احمد شاہ صاحب کا گلشن اقبال کراچی میں ہارٹ اٹیک کے باعث جمعہ ۲۷ نومبر ۱۱ بجے شب اچانک انتقال ہو گیا۔ وہ سید دلاور شاہ صاحب بخاری صحافی و ایڈیٹر قدیم انگلش روزنامہ مسلم آؤٹ لک لاہور کی صاحبزادی تھیں۔ انہوں نے اپنے شوہر کے علاوہ پانچ بیٹوں اور تین بیٹیوں کو سوگوار چھوڑا ہے ان کی عمر ۶۵ برس تھی۔

مکرم ضیاء الدین صاحب کھوکھر حال مقیم وٹ فورڈ لندن ابن مکرم کرم الدین صاحب کھوکھر مٹی کا تودہ گرنے سے وفات پا گئے آپ کو یہ حادثہ مورخہ ۹ ستمبر ۹۲ء کو کوٹلی میں پیش آیا۔ ۴، دن ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں بے ہوشی کی حالت میں داخل رہے۔ اس دوران آپ کو خون بھی دیا گیا مگر مورخہ ۱۲ ستمبر ۹۲ء کو ڈاکٹروں کی تمام ممکنہ کوششوں کے باوجود برضائے الٰہی خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اگلے روز کوٹلی میں آپ کا جنازہ مکرم حامد مقصود عاطف صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ اسکے بعد تدفین احمدیہ قبرستان کوٹلی میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر دعا بھی مکرم مربی صاحب نے کروائی۔ جنازہ میں کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ آپ ۱۹۶۲ء میں مستقل رہائش کے لئے لندن تشریف لے گئے تھے۔ اب قریباً ۵ سال بعد اپنے بھتیجے اور بھانجی کی شادی میں شرکت کی غرض پاکستان آئے تھے۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات اور لواحقین کو صبر جمیل ملنے کیلئے دعا کریں۔

بقیہ: صلا سے آگے

کہلاؤ۔ پس میرے بندوں کی صف میں داخل ہو جاؤ (۔) جو کچھ میرے بندوں کا ہے وہ میرا ہے اور جو میرا ہے وہ میرے بندوں کا ہے (۔) پس میری جنتیں تمہاری جنتیں ہو گئیں۔ یہاں جنت کو الجنۃ نہیں کہا گیا۔ یہاں جنت کی کوئی باغوں والی تصویر نہیں کھینچی گئی۔ بلکہ یہ (۔) کہا گیا ہے کہ میری جنت میں داخل ہو جاؤ یعنی جنت کا اس سے بڑا کوئی تصور نہیں کہ اللہ کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ جنت کا دوسرا نام راضیہ مرضیہ رکھا گیا۔ گویا انسان اپنے رب سے راضی اور اللہ اس کے راضی ہونے کے نتیجہ میں اس سے راضی ہو گیا۔

(از خطبہ فرمودہ ۲۶ نومبر ۱۹۸۲ء)

یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

حضور انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ"

کے بارے میں ضروری اعلان
مستحق یتامیٰ یا اُن کے ورثاء توجہ فرمائیں

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا اُن کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

اُمراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا اُن کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے شعبہ امداد طلبہ
عطیات بھجوائیں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ "امداد طلبہ" سے مستحق، نادار اور یتیم طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن میں مشروط بآمد شعبہ کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گزارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے عطیات دیں

صدقات بلاؤں کو ٹالتے ہیں اور مصائب سے نجات دلاتے ہیں۔ صدقات دیتے ہوئے فضل عمر ہسپتال کے نادار اور مستحق مریضوں کا خیال رکھیں۔

فضل عمر ہسپتال سے ہر سال ہزاروں مریض صدقات کے ذریعے علاج کرواتے ہیں۔ (ایڈمنسٹریٹر)

مشتہرین حضرات کی خدمت میں گذارش

ادارہ الفضل اپنے ہر مشتہر کا اشتہار دینا چاہتا ہے اور ہماری یہی خواہش ہے کہ زیادہ سے زیادہ اشتہارات آئیں۔ لیکن اشتہارات کی اشاعت میں بعض اوقات جگہ کی تنگی کا مسئلہ حائل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اشتہارات اور دیگر مضامین میں توازن رکھنا لازمی ہے۔ ایسی صورت میں اشتہار کی اشاعت رک بھی سکتی ہے۔ امید ہے مشتہرین ہماری اس مجبوری کو ملحوظ رکھیں گے۔

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۱۶ دسمبر۔ آسمان صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

○ پاکستان کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ دورہ جاپان کے دوران وہ ایٹمی پروگرام پر بات چیت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا پروگرام پرامن ہے۔ اگر بھارت پاکستان سے اپنے اختلافات ختم کردے تو وہ بھارت سے ایٹمی معاہدہ پر دستخط کرنے پر تیار ہیں۔ انہوں نے جنوبی ایشیا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک علاقہ قرار دینے کی اپنی تجویز کو دہرایا اور کہا کہ بھارت سے بھی وہی کچھ کرنے کو کہا جائے جو ہم سے کہا جا رہا ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان ایک روزہ دورہ پر گذشتہ روز ہانگ کانگ پہنچے۔ جہاں ہوائی اڈے پر حکومت کے چیف آف پروٹوکول نے گورنر کی طرف سے ان کا استقبال کیا۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے اسلام آباد سے ہانگ کانگ جاتے ہوئے بھارتی علاقہ سے پرواز کے دوران بھارتی وزیر اعظم نرسیمارأو کو روائتی انداز میں خیر سگالی کا ریڈیائی پیغام بھجوایا جس میں بھارتی عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

○ امریکہ پاکستان کو دہشت گردوں کی پشت پناہی کرنے والے ممالک کی فہرست میں شامل کرنے پر سنجیدگی سے غور کر رہا ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق اس بارے میں کوئی حتمی فیصلہ بھی کر لیا گیا ہے جبکہ بی۔ بی۔ سی نے بتایا ہے کہ امریکہ نے واشنگٹن میں پاکستان مشن کو اس امر سے آگاہ کر دیا ہے۔

○ امریکہ میں پاکستانی سفیر عابدہ حسین نے کہا ہے کہ عالمی سطح پر پاکستان کو دہشت گرد ریاست قرار دینے کی باتیں محض افواہ ہیں اس میں کوئی صداقت نہیں۔ پاکستان کسی دہشت گردی میں مبتلا نہیں اور نہ ہی امریکہ میں کسی سطح پر کوئی ایسی بات ہو رہی ہے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے عملی سیاست سے کنارہ کش ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ لندن سے جاری کردہ بیان میں سیاست سے علیحدگی کی وجہ خرابی صحت بتائی گئی ہے۔ ایم کیو ایم کے قائد نے پارٹی کے امور چلانے کے لئے عظیم احمد طارق اور مرکزی کمیٹی کے ارکان کی نامزدگیاں کر دی ہیں۔

○ حکومت نے تین ہزار تک تنخواہ پانے والے صنعتی کارکنوں پر لیبر پالیسی کے اطلاق کی منظوری دے دی ہے۔ اور اس اطلاق کو مؤثر بنانے کے لئے صوبائی سوشل سیکورٹی کے ادارے ضروری قانون سازی کر رہے ہیں۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ صدر پاکستان نے جو تازہ آرڈیننس جاری کیا ہے اس کا مقصد آصف زرداری کو قید رکھنا ہے۔ قائد حزب اختلاف کے شوہر آصف زرداری کی درخواست ضمانت کی سماعت کراچی میں ہونے والی تھی۔ جس میں پاکستانی قانون کی رو سے خود بخود ان کی ضمانت ہو جاتی۔

○ اپوزیشن کے ساتھ مذاکرات کرنے والی وزیر اعظم کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ محمود خان اچکزئی نے بے نظیر بھٹو اور آصف زرداری سے طویل ملاقات کی۔ انہوں نے ملاقات کے بعد کہا کہ حکومت اور اپوزیشن کے تعلقات معمول پر آنا چاہئیں اور ملک کو گومگو کی صورتحال سے نکالنا چاہیئے۔

○ حکومت نے آئندہ تین سالوں کے لئے دفاعی بجٹ منجمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ یہ فیصلہ بین الاقوامی مالیاتی ایجنسیوں کے دباؤ کے پیش نظر کیا گیا ہے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ پی ڈی اے کے مرکزی رہنما ملک محمد قاسم حال ہی میں جاری ہونے والے صدارتی آرڈیننس کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کریں گے۔

○ جماعت اسلامی نے صدر کے تازہ آرڈیننس پر تنقید کرتے ہوئے اسے اسلام کے اصولوں اور عدل و انصاف کے منافی قرار دیا ہے۔

○ بابری مسجد کی شہادت اور بھارت میں مسلم کش فسادات پر بحرین، عراق اور تیونس نے شدید مذمت کی ہے اور بھارت سے سخت احتجاج کیا ہے۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے کہا ہے کہ جب تک بھارت بنیاد پرست ہندوؤں کے ہاتھوں گرائی جانے والی بابری مسجد کی دوبارہ تعمیر شروع نہیں کرتا اس پر عالمی دباؤ برقرار رہنا چاہیئے۔

○ ڈھاکہ میں سارک سربراہوں کی حالیہ ملاقات پر بھارت نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔

○ صدر پاکستان نے خصوصی عدالتوں کے بارے میں جو تازہ آرڈیننس جاری کیا ہے رائٹر نیوز ایجنسی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ۱۹۸۶ء میں مارشل لاء کے خاتمے کے بعد پہلی بار پاکستان میں عدالتوں کے اختیارات کم کئے گئے ہیں۔

○ مالی سال کی پہلی ششماہی جو کہ ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہی ہے کے دوران حکومتی ہدف کے مطابق سرکاری محصولات وصول نہ ہونے کے باعث صوبائی اور وفاقی حکومت کے مالی بحران کا شکار ہونے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں اگر وصولیاں مکمل نہ ہوئیں تو ترقیاتی منصوبے متاثر ہوں گے۔

○ بوسنیا میں زبردست گولہ باری کی گئی ہے۔ دارالحکومت میں گرڈ سٹیشن کی تباہی سے بجلی کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔

○ امریکہ نے ویت نام پر عائد تجارتی پابندیاں نرم کر دی ہیں۔

○ روسی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ وہ ملک میں اقتصادی اصلاحات جاری رکھیں گے۔

○ امریکہ کے نو منتخب صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ چین کو الگ تھلگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

○ زائرے کا ایک طیارہ تباہ ہونے سے ۳۴ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

FLU CURATIVE SMELL فلوکیوریٹو سمیل

ٹیکے کی طرح زود اثر، عطر کی طرح بے ضرر

صرف سونگھنے سے زکام، نزلہ، کھانسی، گلے کی خرابی، ناک کی بندش، انفلوئنزہ اور نمونیہ وغیرہ نظام تنفس RESPIRATORY SYSTEM کی امراض بہت جلد اور بغیر تکلیف کے دور ہو جاتی ہیں۔ ایک شیشی پورے گھر کے لئے کافی ہے۔ قیمت -/۲۰ روپے

فلوکیوریٹو سمیل کے ساتھ چھ اور کیوریٹو سمیلز

(۱) برائے بخار (۲) مقوی قلب (۳) برائے نظام ہضم (۴) برائے جسمانی درد (۵) برائے ایمرجنسی (۶) برائے اصلاح مزاج و نفسیات، ملا کر سات کیوریٹو سمیلز کا پرکس -/۱۵۰ روپے میں دستیاب ہیں۔ ڈاک خرچ -/۲۰ روپے۔

نوٹ: بیرونی حضرات کیوریٹو سمیلز میڈیکل اور نان میڈیکل سبھی کاروباری لوگ ہول سیل اور پرچون میں خرید اور بیچ سکتے ہیں۔ کمیشن معقول، لٹریچر فری۔

موجد راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ / کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل گولبازار ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

پتہ

حبوب مفید اٹھرا ۱۵ گرام -/۱۶ ، ۶۰ گرام -/۴۸ | اکسیر اولاد نرینہ (کورس) -/۱۵۰ روپے | زدجام عشق خاص -/۴۸۰ روپے | روشن کاجل -/۵ روپے | تریاق معدہ -/۱۰ روپے -/۲۰ روپے

NASIR

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ